قرآن کی حقانیت کے دلائل پر مبنی کتاب

قرآن

اور تخلیق انسان

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر کیتھ ایل مور کی کتاب

"دی ڈویلپنگ ہومین"

کا اردو ترجمہ

مترجم
ڈاکٹر میجر ظہیر احمد غنے

ترتیب وتسوید
ناصر محمود غنے

ناشر: قرآن سوسائٹی پاکستان
جلالپور جٹاں (گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پاس تسلی دل کا ذریعہ کیا ہے؟

ہر صاحبِ شعور انسان ہمیشہ سے اپنی زندگی اور کائنات کے حقائق کو جاننے کے لئے سرگرداں رہا ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں میری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ میرا جسم صرف گوشت پوست پر مشتمل ہے یا اس میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو اس گوشت پوست کی طرح فانی نہیں؟ اس وسیع وعریض کائنات کا کیا مقصد ہے؟ یہ کس طرح وجود میں آئی۔ یہ ہمیشہ سے ہے اور کیا ہمیشہ رہے گی؟ میں اور کائنات خود بخود پیدا ہوگئے ہیں یا ہمیں کوئی پیدا کرنے والا بھی ہے؟ اگر ہے تو پھر وہ کون ہے اور مجھ سے اور کائنات کے وجود سے کیا چاہتا ہے۔؟ یہ وہ چند سوالات ہیں جن کے جوابات ہر دور میں ہر اس شخص نے تلاش کرنے کی کوشش کی جس نے غور وفکر اور تلاشِ حق کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا۔ ایسی روش اختیار کرنے والوں کو ہم عالم یا فلاسفر یا پھر سائنسدان کا نام دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے خیالات زیادہ تر مشاہدات قیاس اور تجربہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ وہ حق تک رسائی حاصل کرنے کے لئے شعور اور ادراک سے کام لیتے ہیں اور اپنے لئے اور دوسروں کیلئے تسلی دل کا ذریعہ پیدا کرتے ہیں مگر یہ تسلی دل صرف مادی اور فانی چیزوں تک محدود رہتی ہے کوئی سائنسدان، کوئی فلاسفر اور کوئی شاعر انسان کو اس بات کی تسلی نہیں دے سکتا اور نہ ہی حقیقت بتا سکتا ہے کہ تمہاری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ تمہارے جسم کی طبعی موت کے بعد تمہارے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ ان تمام سوالوں کے جواب اللہ جو خالقِ کائنات ، مالکِ کائنات، ربِ کائنات اور الٰہِ واحد ہے اپنے پیغمبروں کے ذریعے انسانوں کو بتاتا ہے۔ ان حیران کن سوالوں کے حیران کن جواب جب پیغمبروں کے ذریعے انسانوں کو بتائے جاتے تھے تو وہ ماننے سے انکار کردیتے تھے پھر لوگوں کو ان حیران کن حقائق کے سچ ہونے کا یقین دلانے کے لئے پیغمبروں کو معجزے (وہ کام جو عام معمول میں نہیں ہوسکتے جیسے لاٹھی سے سمندر کا پھٹ جانا) عطا کئے جاتے تھے اور دکھایا جاتا کہ جس طرح یہ حیران کن کام ہمارے اشارے سے ہوسکتے ہیں اسی طرح بعد از موت انسان کو زندہ کیا جاسکتا ہے اس سے اس کے اعمال اور ایمان کی پوچھ گچھ ہوسکتی ہے اور اس کو جزا اور سزا میں مبتلا کیا جاسکتا ہے۔

تسلیِ دل کا یہ جذبہ انسان میں اس قدر شدید ہے کہ پیغمبروں نے بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کردیا کہ اے اللہ تو ہمیں بتا تو سہی کہ مردہ انسان کس طرح زندہ ہوسکتے ہیں؟ ملاحظہ کریں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۹ اور ۲۶۰ کا ترجمہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یا اس شخص کی مانند جو ایک بستی سے گذرا اور وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی۔ اس نے کہا ''اللہ اس کے مرنے کے بعد تو اسے کیونکر زندہ کرے گا؟ تو اللہ نے اس کو ایک سو سال مردہ رکھا پھر اسے (زندہ کر کے) اٹھایا، اللہ نے پوچھا تو کتنی دیر (مردہ) رہا؟ اس نے کہا میں ایک دن یا دن سے بھی کم (مردہ) رہا۔ اللہ نے کہا نہیں بلکہ تو ایک سو سال (مردہ) رہا۔ پس تو اپنے کھانے پینے کی طرف دیکھ وہ سڑا نہیں اور اپنے گدھے کی طرف دیکھ جو مردہ پڑا ہے۔ اور ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنائیں گے اور گدھے کی ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم انہیں کس طرح جوڑتے ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں۔ پھر جب اس پر واضح ہو گیا تو اس نے کہا میں جان گیا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

''اور جب ابراہیمؑ نے کہا ''میرے رب! مجھے دکھا تو کیسے مردہ زندہ کرتا ہے۔ اللہ نے کہا کیا تمہیں یقین نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، میں تو دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔ اللہ نے کہا پس تو چار پرندے پکڑ لے، پھر ان کو اپنے ساتھ مانوس کر لے۔ پھر ہر پہاڑ پر ان کے ٹکڑے رکھ دے۔ پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ عزیز اور حکیم ہے۔''

اب ہمارے سامنے یہ سوال ہے کہ موجود دور میں انسان کو تسلی دل کا یہ سامان کس طرح مہیا کیا جا سکتا ہے؟ اس کے لئے بھی ہمیں اللہ کے کلام کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ یہ کلام اب نسل انسانی کے پاس قرآن کریم کی شکل میں موجود ہے۔ اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ

''ہم جلد (کفر کرنے اور تسلی دل چاہنے والوں) کو عالم آفاق اور انفس میں اپنی نشانیاں دکھاتے جائیں گے تا وقتیکہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ یہ (قرآن) حق ہے۔'' (سورہ حم سجدہ آیت ۱۴، ۵۳)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے حقائق بیان فرمائے ہیں جن کے سچا ہونے کا علم آنے والے دور میں بطور معجزہ سامنے آئے گا کیونکہ یہ قرآن جس عظیم ہستی یعنی محمدؐ پر نازل ہوا وہ نہ پڑھنا جانتے تھے، نہ لکھنا اور نہ ان کی کوئی لیبارٹری تھی اور نہ تجربہ گاہ۔

آیات آفاق سے مراد کائنات میں موجود ہر چیز ہے جیسے زمین، چاند، سورج، ستارے، پہاڑ، بادل اور سمندر وغیرہ۔ آیات انفس سے مراد انسانی جسم، تاریخ اور دیگر مخلوق کی طبیعی زندگی کے حقائق ہیں۔ جنکا ذکر قرآن کریم میں تقریباً ۷۵۰ آیات کی شکل میں موجود ہے یعنی تقریباً قرآن کا آٹھواں حصہ عالم آفاق اور انفس کے حقائق کے بیان پر مشتمل ہے۔ صدیوں تک انسان کا ذاتی علم قرآنی حقائق تک رسائی حاصل نہ کر سکا۔ ۱۸، ۱۹، ۲۰ ویں صدیوں میں قرآنی حقائق بڑی تیزی سے انسانی ادراک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گرفت میں آنے شروع ہوئے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ جوں جوں سائنس ترقی کر رہی ہے توں توں قرآنی حقائق کھل کر سامنے آرہے ہیں۔ یہ تمام حقائق انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب کا باعث ہیں کیونکہ یہی قرآن انسان کو آگاہ کرتا ہے کہ انسان کی زندگی جسمانی موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک نئے جہاں میں قدم رکھتی ہے۔ جہاں وہ اپنے ایمان اور اعمال کے مطابق جزا اور سزا میں مبتلا ہوگی۔ یعنی اللہ کے حکم کے مطابق ایمان رکھنے والے اور اللہ کے احکام کے مطابق اعمال ادا کرنے والے جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور اللہ کے احکام کو رد کرنے والے دوزخ کے شدید عذاب میں ہمیشہ بتلا رہیں گے۔ دوزخ اور جنت کی زندگی کیسی ہوگی اس کا ذکر قرآن کریم میں تفصیلاً کیا گیا ہے۔ یہاں انسانی تخلیق کے حقائق اور مراحل قرآن اور جدید سائنسی علوم کی روشنی میں آپ کے سامنے بیان کئے جاتے ہیں تاکہ جولوگ پہلے صاحب ایمان ہیں ان کے ایمان اور عمل میں اضافہ ہو اور جو بھی اللہ کے اس حقیقی دین سے منہ موڑے ہوئے ہیں وہ قلب سلیم (اطاعت گذار دل) لے کر اس کی طرف رجوع کریں اور آخرت میں جہنم کی ہولناک سزاؤں سے بچ جائیں۔

قرآن مجید کے بیان کردہ حقائق کی تصدیق پوری دنیا کے تعصب سے پاک سائنسدان کر رہے ہیں۔ ایسے ہی سائنسدانوں میں سے ایک پروفیسر کتھ ایل مور ہے۔ اس نے اپنی کتاب **"THE DEVELOPING HUMAN"** (دی ڈویلپنگ آف ہومین) کے تیسرے ایڈیشن میں تخلیق انسانی کے متعلق تمام قرآنی حقائق اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو حقانیت (سچائی پر مبنی ہونے) کی بناء پر شامل کیا۔ ہم آپ کے سامنے اس کتاب کے اہم صفحوں کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آپ بھی قرآنی حقائق کی عظمت سے اچھی طرح روشنا ہو جائیں۔ (یاد رہے کہ یہ مضمون انگریزی عبارت میں بھی ہمارے پاس موجود ہے)

پبلیشرز نوٹ

یہ ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ دارالقبلہ برائے اسلامی ادبیات نے جو کتاب پروفیسر کتھ ایل مور اور عبدالمجید اے از ندانی نے اسلامی ایڈیشن کیساتھ شائع کی ہے اس کی دلچسپ حقیقت کی کچھ وضاحت کردی جائے۔ پروفیسر مور نے بچے کی پیدائش سے متعلق کتاب ''دی ڈویلپنگ ہومین'' اصل میں میڈیکل کے طالب علموں کے لئے لکھی ہے یعنی ان طالبعلموں کے لئے جو شعبہ ایمبریالوجی میں سپیشلائز کرنا چاہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب عبدالمجید اے ازندانی جو کہ اسلام کے مایہ ناز عالم ہیں ۔قرآن اور حدیث کی تعلیمات کے مطابق ایمبر یالوجی کے شعبے میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔قرآن وحدیث کے علم کا مجموعہ ۱۴سو سال پرانا ہے ۔جب کہ جدید سائنسی تحقیقات زیادہ سے زیادہ سو سے دو سو سال پرانی ہیں یعنی آج کل کی باتیں ہیں۔

جناب ازندانی کی قرآنی نظریہ کے مطابق ایمبر یالوجی میں گہری دلچسپی نے انہیں بہت سے سائنسدانوں اور ماہرین کے ساتھ کام کرنے اور بحث کرنے کا موقع دیا جس کی بناء پر انہوں نے سائنس کی معلوم کردہ ایمبر یالوجی کے بارے میں جدید حقائق کو قرآن اور حدیث کی تعلیمات سے موازنہ کر کے قرآن اور حدیث کی چودہ سو سال پرانی سچائی کو ثابت کر دیا۔

جناب ازندانی کو کتھ ایل مور کی شکل میں ایک سچا سائنسدان مل گیا جو کہ سچائی سے محبت کرتا ہے اور سچائی کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ پروفیسر مور نے ایمبر یالوجی سائنس کے بارے میں ایک متوازن علم پر تحقیق کی اور ان کا آپس میں موازنہ کیا۔ یہ کتاب واضح کرتی ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو معلومات چودہ سو سال پہلے بتائی گئی تھیں بالکل وہی ہیں جو کہ آج کے جدید دور میں جدید سائنسی دریافتوں کی مدد سے ایمبر یالوجی کے بارے میں سائنسدانوں کو معلوم ہوئی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ......

''ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''
(الحجر آیت ۹)

یعنی قرآن کی تعلیمات ہمیشہ محفوظ رہیں گی جن کی وجہ سے قرآن کی اپنی پہنچ ہر وقت اور ہر دور میں تازہ اور سائنسی ہے۔قرآن کا انسانیت کو سب سے بڑا درس یہی ہے کہ ''روایات'' پر اندھا اعتقاد چھوڑ دو ۔اور اپنے آپ کو دیکھنے،سوچنے اور پرکھنے کی عادت ڈالو،اور تجزیہ کرو ان تمام مظاہر اور عوامل کا جو چاہے انسانی شخصیت کے اندر ہوں یا کائنات کی ترتیب میں اور اس دنیا کے تاریخی واقعات میں تاکہ تم اللہ کی فضیلت،حکمت اور طاقت کو پہچان سکو۔ یہاں یہ بات قابل وضاحت ہے یہ قرآن ایک سائنس کا رسالہ یا کتاب نہیں ہے یقیناً اس کی تمام مہیا کردہ باتیں سائنسی علوم اور تحقیقات کے مطابق تصدیق شدہ ہیں لیکن اصل میں یہ ایک ضابطہ حیات ہے ایسا ضابطہ حیات جس میں ذرا بھی غیر یقینی بات نہیں ہے۔

پیش لفظ

(از پروفیسر کتھ ایل مور ٹورنٹو کینیڈا ستمبر ۱۹۸۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لئے یہ بات حقیقتاً بڑی خوشی کی رہی ہے کہ میں ایمبر یالوجی کے بارے میں اپنی کتاب کے متن کے ساتھ اسلامی ایڈیشن کی تیاری میں شیخ عبدالمجید ازندانی کی مدد کروں۔ کتاب کا متن بالکل وہی ہے جو پہلے تھا۔ بجز اس میں انسانی جینیات کے متعلق قرآن وسنتؐ کے بیانات کے بہت سے حوالوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

پچھلے تین سال میں جدہ (سعودی عرب) شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی کی ایمبر یالوجی کمیٹی کے ساتھ کام کیا۔ جہاں میں تولید اور پیدائش سے پہلے کے ارتقاء (نشو ونما) کے بارے میں قرآن اور سنتؐ کے بیانات کی تشریح وتوضیح کرتا رہا۔

پہلے پہل میں ان بیانات کی درستگی اور حقانیت پر حیران رہ گیا جو ساتویں صدی عیسوی میں ایمبر یالوجی کی سائنس کے مستقل بنیادوں پر استوار ہونے سے پہلے محفوظ کئے گئے تھے۔

اگرچہ میں دسویں صدی عیسوی کے مسلمان سائنسدانوں کی شاندار تاریخ اور میڈیکل میں ان کی خدمات سے آگاہ تھا۔ مگر میں قرآن اور سنت میں موجود دینی حقائق اور عقائد کے بارے میں بالکل بے خبر تھا۔

مسلمانوں اور دوسرے طالب علموں کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ انسانی پیدائش کے بارے میں قرآنی آیات کے مطالب کو جو کہ جدید ترین سائنسی علم پر مبنی ہیں سمجھیں۔ قرآنی آیات اور احادیث جن کا ترجمہ شیخ ازندانی نے کیا ہے میرے علم کے مطابق ان کی تشریح بالکل درست ہے۔ میں ایمبر یالوجی کمیٹی اور اس کتاب کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں (کتھ ایل مور)

اسلامی ایڈیشن کا تعارف

قرآن اور حدیث میں ایسے بہت سے حوالے ہیں جن میں مخلوقات میں موجود اللہ کی نشانیوں کی حقیقت سامنے آتی ہے اور قرآن اور حدیث میں بہت سے مقامات پر اللہ کی مخلوق کے متعلق سوچنے اور پرکھنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

جدید تحقیقات اور جدید ٹیکنالوجی نے حیران کن طور پر بہت سی چیزوں کو سچ ثابت کر دیا ہے۔ جو قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہیں۔ حقیقتاً قرآن کی واضح آیات جو چودہ سو سال پہلے بیان کی گئی ہیں اور آج کے دور کی سائنس کی ثابت شدہ حقیقتیں آپس میں بالکل متفق ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن وحدیث کے متن اور دوسری طرف ثابت شدہ سائنسی حقائق میں حیرت انگیز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابقت نے مسلم اور غیر مسلم سائنسدانوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔

پروفیسر مور اور ان کے ساتھی کارکنوں نے قرآن اور سائنس کی اس مطابقت اور اتفاق رائے کو تسلیم کرنے کے طور پر ہماری بالموازنہ تعلیمات کو اس کتاب ''دی ڈویلپنگ آف ہومین'' میں جگہ دی ہے جس سے نہ صرف یہ کتاب مزید علم اور سائنس کے مقاصد پورے کرے گی بلکہ اس سے سوچنے اور غور وفکر کرنے کی ترغیب بھی پیدا ہوگی۔

۱۹۷۶ میں دس سالہ مطالعہ کے بعد مشہور فرانسیسی ماہر طبیعات (مارلیس بکائی) نے فرنچ میڈیکل اکیڈیمی سے خطاب کیا اور جدید سائنسی طبعی دریافتوں اور قرآن حکیم کے علم کو مکمل طور پر متفق قرار دیا ہے۔(یاد رہے کہ مارلیس بکائی کا یہ خطاب اردو انگریزی دونوں زبانوں میں ہمارے پاس شائع شدہ موجود ہے)

انہوں نے اکیڈیمی والوں کے سامنے یہ سوال رکھا کہ وہ اس مشاہدے کی وضاحت تلاش کریں تاکہ قرآن اور سائنس کی اس مطابقت کی وجہ معلوم ہو سکے۔

غیر متعصب سائنسدانوں نے اس کی جو واحد وضاحت پیش کی وہ یہ تھی:

اس کتاب میں اسلامی اضافات کو شامل کرنے کا مقصد دنیا کے تمام سائنسدانوں، اکیڈمیوں، تمام یونیورسٹیوں اور بین الاقوامی طبقات اور تحقیقی اداروں کے سامنے قرآن کے ثابت شدہ سائنسی حقائق کو بالموازنہ طور پر پیش کرنا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بہت سے لوگ پہلے لوگوں کی طرح قرآن کے پُر اعجاز کلام پر حیران ہوں گے اور لوگوں کی حیرت میں اس وقت مزید اضافہ ہوگا جب انہیں معلوم ہوگا کہ یہ جدید سائنس کی باتیں جو وہ اپنی کتابوں میں کورس کے طور پر پڑھتے ہیں قرآن میں بھی موجود ہیں وہ قرآن جو چودہ سو سال پہلے سے موجود ہے اور جو کسی شخص کا لکھا ہوا نہیں بلکہ براہ راست اللہ کا علم ہے یہ تمام کچھ جاننے کے بعد لوگوں کو ماننا پڑے گا کہ اللہ علیم وحکیم ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قران میں فرمایا ہے ترجمہ

''ہم جلد عالم آفاق انفس میں اپنی نشانیاں دکھاتے جائیں گے۔ تاوقتیکہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ (۴۱):۵۳)

ماہرین جینیات قرآن کے متن (جو حضرت محمدؐ پر چودہ سو سال قبل نازل ہوا) اور حدیث میں جینیات کے ارتقاء کے مراحل کے بارے میں یہ اطلاعات پا کر حیران رہ جائیں گے کہ ہر مرحلے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سلسلے کے حوالے بڑی قابلِ فہم اصطلاحات کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ ہر مرحلے کے لئے علیحدہ اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ ہر مرحلے کے لئے علیحدہ نام استعمال کیا گیا ہے اور تسلسل اور ربط بالکل درست طور پر محفوظ کیا گیا ہے۔

ماہرین ایمبر یالوجی یہ دیکھ کر مزید حیران ہوں گے کہ تخلیق انسانی کے مخصوص مرحلے کے ساتھ مخصوص اور معین دن بھی بیان کئے گئے ہیں اور بچہ دانی اور اس کے اندر بچہ کے گرد تین تہوں (تاریکی کے تین پردوں) کا بھی ذکر موجود ہے۔

اس کتاب میں قرآنی آیات اور احادیث بڑی تحقیق اور غور کے بعد شامل کی گئی ہیں۔ سائنسی اور طبعی پہلوؤں کے بارے میں خاص حوالہ جاتی کتب سے مواد لیا گیا ہے۔ بین الاقوامی ممتاز ایمبر یالوجی کے ماہرین سے انٹرویو اور بحث مباحثے بھی کئے گئے ہیں۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ

''اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق ہے۔'' (سبا آیت ٦)

تمام ماہرینِ طب اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ انسانی جسم میں ہر ایک سیل کا اپنا ایک مخصوص کردار ہے۔ یہ مخصوص کردار سیل کو کوئی خاص ٹشو (بافت) یا عضو یا کسی نظام کے ساتھ منسلک کرتا ہے۔ اس سے جسم کے ہر حصہ میں ایک استدلال (دلیل پیش کرنا) کارفرما ہے۔ جو کہ لامحدود ہے۔ اور بعض دفعہ شعور کی حدود سے ماورا (باہر) بھی۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان کو کسی خاص مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ بات وہ لوگ محسوس نہیں کرتے جو سمجھتے ہیں کہ وہ بے مقصد زندہ ہیں۔ ایسے لوگوں سے اور جو ایمان باللہ رکھتے ہیں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ہمیں اپنے معجزات دکھائے گا۔

''اور کہو کہ اللہ کا شکر ہے وہ تم کو جلد اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم ان کو پہچان لو گے''

(النمل آیت ٩٣)

دور نبویؐ کے حالات اور محمدؐ عربی کا مختصر سا تعارف

حضور اکرم محمد ﷺ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ اور ان پڑھوں کے درمیان رہتے تھے۔ اس وقت عرب بت پرست تھے، تو ہم پرست تھے۔ جادو ٹونے، تعویذوں اور زائچوں پر یقین رکھتے تھے۔ اور محمد الرسولؐ کے نئے عقیدوں کے سخت مخالف تھے۔ یہودی بھی اس قدر تو ہم پرست تھے کہ وہ یہ یقین رکھتے تھے کہ غیر فطری جنسی ملاپ سے ٹیڑھی آنکھوں والا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت بہت کم لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ نزول قرآن اور آپؐ کی ترغیب سے لکھنے پڑھنے کا شوق عربوں میں پیدا ہوا۔ لکھنے کے لئے پتھر چمڑا، ہڈیاں، لکڑی اور پام کے پتے استعمال ہوتے تھے۔ یہ تھے وہ حالات جن کے دوران تخلیق انسانی کے مراحل کے بارے میں معلومات قرآن میں نازل ہوئی تھیں۔ یقیناً اس دور کے لوگ ان سائنسی معلومات کو بھلا کس طرح سمجھ سکتے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کسی انسان کا علم بالکل نہیں بلکہ یہ اللہ کی وحی ہے جو محمدؐ کو بھیجی گئی۔

تخلیقِ انسانی کے بارے میں قدیم اورقرآنی نظریات کا بیان !

اسلام سے پہلے اور بہت عرصے بعد تک بھی عام طور پر یقین کیا جاتا تھا کہ بچے کی پیدائش حیض کے خون سے ہوتی ہے یہ عقیدہ خوردبین کی ایجاد تک قائم رہا۔ قرآن اور حدیث کے علم کی وجہ سے مسلمان علماء ہمیشہ اس نظریے کے مخالف رہے ہیں۔ ان کا ایمان تھا کہ قرآن میں ہے کہ بچہ نر اور مادہ دونوں جنسی رطوبتوں کے ملاپ سے بنتا ہے قرآن میں اس بات کا ذکر یوں آیا ہے۔

"يَآ يُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى"

ترجمہ: "اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔" (الحجرت آیت ۱۳)

"اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ"

ترجمہ: "ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا" (سورہ الدھر آیت ۲)

قرآن حیض کے بارے میں بڑے واضح الفاظ میں حقیقت کو نمایاں کرتا ہے

"(آپؐ) سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ یہ گندگی (نقصان دہ چیز) ہے پس تم اس دوران عورتوں سے دور رہو اور اس وقت تک قریب نہ جاؤ جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں" (البقرہ آیت ۲۲۲)

حیض کے بارے میں جدید معلومات

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق حیض کے دوران جنسی ملاپ سے بچہ دانی اور انڈے لانے والی نالیوں میں جراثیم کے اثر انداز ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ بیمار یا تباہ ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ حیض کے دوران جنسی ملاپ سے عورت کے جنسی اعضاء کو دیگر کئی بیماریوں کا بھی خطرہ ہوتا ہے مثلاً اینڈ و میٹریوسیس اور بانجھ پن وغیرہ اٹھارویں صدی کے وسط تک قدیم جاہلانہ عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ نوزائیدہ بچہ پہلے سے ہی ماں کی بچہ دانی کے اندر چھوٹی سے صورت میں موجود ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس نظریہ کو (پری فارمیشن) کہتے ہیں۔

قرآن اور حدیث کی رو سے مسلمان علماء نے پری فارمیشن کے نظریہ کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا بلکہ ان کا نظریہ مختلف تھا۔ ان کا ایمان تھا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ انسان کا جسم نطفہ سے وجود میں آتا ہے اور انسان کے پیدا ہونے کے تمام اول اور آخر مراحل اس نطفہ کے اندر معین ہوتے ہیں۔ علماء یہ بھی جانتے تھے کہ ۴۲ ویں دن کے بعد بچہ دانی کے اندر نئے بننے والے بچے کے اعضاء تشکیل پاتے ہیں۔

ایک اور اختلاف جو صدیوں سے چلا آ رہا تھا وہ تھا بچے کی پیدائش میں ماں یا باپ کا کردار پری فارمیشن نظریہ کے مطابق سائنسدانوں کے مندرجہ ذیل نظریات تھے۔

ا۔ ۱۶۳۸۔۱۶۸۰ میں **SWAMMERDAM** نامی سائنسدان کا نظریہ تھا کہ مرد کے سپرم کے اندر چھوٹا سا بچہ پہلے سے بنا ہوتا ہے جو جنسی ملاپ کے دوران ماں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے اور وہاں پرورش پاتا ہے۔ اس سائنسدان کا یہ نظریہ بہت مقبول تھا۔

۲۔ ۱۶۴۱۔۱۶۹۳ میں **DAGAAT** نامی سائنسدان اور اس کے ساتھیوں کا خیال تھا کہ پیدا ہونے والا بچہ ماں کے پیٹ کے اندر انڈے میں ہوتا ہے اور اس میں باپ کا کوئی خاص کردار نہیں ہوتا۔

دونوں نظریے اس وقت ختم ہوئے جب (۱۶۹۸۔۱۷۵۹) اٹھارویں صدی میں **MUAUPERTUIS** نامی سائنسدان نے ماں باپ دونوں کی موراثیت کا نظریہ پیش کر کے حقیقت تک رسائی حاصل کر لی جب کہ چودہ سو سال پہلے قرآن کے اندر بچے کی موراثیت کے بارے میں ابہام نہیں تھا (اس بارے میں قرآنی آیات کے تراجم تحریر کئے جا چکے ہیں)۔

ان حقائق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جوں جوں انسان نئی چیزیں دریافت کر رہا ہے اور نئے حقائق کا پتہ چلاتا جا رہا ہے توں توں اسے محسوس ہوتا ہے۔ کہ یہ حق باتیں تو قرآن میں پہلے سے موجود ہیں اور وہ انہی چیزوں کو دہرا رہا ہے۔

پروفیسر کتھ ایل مور نے محسوس کیا کہ اس کے تمام جوابات قرآن سے مطابقت رکھتے ہیں اور انہوں نے اعتراف کیا کہ اگر یہی سوالات مجھ سے تیس سال پہلے پوچھے جاتے تو میں ان میں سے آدھے سوالوں کے بھی جواب نہ دے سکتا اور ایسا سائنسی علم کی کمی کی وجہ سے ہوتا۔

اسلامی اصطلاحات

(ISLAMIC TERMS)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مندرجہ ذیل اصطلاحات قرآن سے لی گئی ہیں۔ان کی وضاحت اس لئے کی جارہی ہے تاکہ آپ آسانی سے بچے کی نشوونما کے حالات اور تبدیلی کو سمجھ سکیں۔

الدفق(سیال مادے کا زور دار اخراج)

مرد اور عورت کی (جنسی) رطوبتوں کا زوردار اخرج جس میں (عورت کی) اووری کے انڈے بھی شامل ہوتے ہیں۔

سلالته من مَاءِ: مرد کی منی (سپرم) اور عورت کے مادے سیال سے اووم کا اخراج اس میں اپنے اردگرد کے سیال سے زائی گوٹ(**zygote** تولیدی خلیہ) کا اخراج بھی شامل ہے۔

اَمْشَاجٍ (مرد کے) سپرم اور (عورت کے) اووم (ایگ) کا ملاپ۔

الخلق(عالمِ وجود میں آنا): مرد کے سپرم اور عورت کے ایگ (انڈے) سے انسان کی تخلیق کا آغاز جس کی ابتداء عورت کے اووم میں ہوتی ہے۔

التقدیر (CHARACTER): جسمانی شخصیت کی خصوصیات کا عمل یا پروگرام (یعنی جسم کی ساخت کس شکل میں وجود میں آئے گی) اس کے ہر عضو کا کیا کردار ہوگا۔

الحرث (PLOUGHING SOWING): یہ پودا الگ جانے کی طرف دلالت کرتا ہے (یعنی مرد کے سپرم کا عورت کے ایگ کے ساتھ ملنے کا عمل)

نطفه(سیال مادے کا خفیف ساحصه): اس کا حقیقی مطلب تو صرف قرآن کے متن سے حاصل کیا جاسکتا ہے بظاہر یہ ایک ناقابل فہم اصطلاح ہے جس میں مرد اور عورت کے پیدائش کے عمل میں حصہ لینے والے صحت مند جرثومے ہوتے ہیں۔

علقه: خون کا لوتھڑا یا کوئی معلق (لٹکی) ہوئی چیز یا کسی سطح سے جڑی ہوئی شے نیز جونک۔

مضغة: چبایا ہوا مادہ (**CHEWED SUBSTANCE**)

العظام: ہڈیوں کا ڈھانچہ (**SKELETON**)

النشاة: جسم کی گروتھ (نشوونما) اور روح ڈالنے کا عرصہ۔

تیسیر السبیل: (راستہ کو آسان بنانا) یہ بچے کی پیدائش کے راستہ کو آسان بنانے کی طرف دلالت کرتا ہے۔

الغیض: (کمی ہونا) یہ اصطلاح مرد اور عورت کی رطوبتوں میں کمی کا مفہوم رکھتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رطوبتیں یوٹرس اور یوٹرائن میں سرایت کرتی ہیں۔

ازیادالرحم: بچہ دانی کے سائز میں پھیلاؤ، یہ حمل کی صورت میں بچہ دانی کی جسامت میں اضافہ کی طرف دلالت کرتا ہے۔

تخلیقِ انسانی کے مختلف مراحل؟

ا۔نطفہ ۲۔نطفہ المشاج۔

ا۔نطفہ: عربی میں نطفہ کا مطلب ہے ایک قطرہ یا سیال مادے کا چھوٹا سا حصہ ہے قرآن کے متن کے حوالے سے اس کا مطلب مرد اور عورت کا سپرم اور ایگ اور ارد گرد کا سیال مادہ ہے۔

''اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ یُّمْنٰی'' (القیمۃ آیت ۳۷)

''کیا وہ (انسان) منی کا ایک نطفہ (قطرہ) نہ تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا گیا؟''

یہاں منی سے مراد عورت اور مرد کا ایسا سیال ہے جو نشو ونما کی اولین منزلوں میں ہوتا ہے۔

رسول اللہ (ﷺ) کی ایک حدیث اس بات کی تصدیق کرتی ہے۔

''بچہ کی تخلیق میں سیال کا تمام حصہ شامل نہیں ہوتا'' (مسلم شریف)

یہ بھی معلوم ہے کہ (تخلیقی عمل میں) خارج شدہ مادے کے تمام حصے میں تخلیقی عمل کی طاقت برابر نہیں ہوتی۔ یعنی پہلے حصے میں تخلیقی قوت زیادہ ہوتی ہے اور بعد والے میں کم۔

۲۔نطفہ امشاج: کا عربی میں مطلب مکسچر (ملی ہوئی چیزیں) ہیں (یاد رہے کہ امشاج جمع کا لفظ ہے اور اس کا واحد مشج ہے اس لفظ کا بنیادی مفہوم یہ ہے کہ کچھ چیزوں کو اس طرح ملا دینا یا مل جانا کہ پھر علیحدہ کرنا ممکن نہ ہو) اس سے **النطفہ المشاج** کا مطلب عورت اور مرد کے سیلوں یا سیالوں کے ارتقاء کی اولین منزلوں میں مکس (ملاپ ہونا) ہوگا۔ تمام مسلم علماء اس لفظ کے اس مطلب پر متفق ہیں۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِ نْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ

''ہم نے انسان کو نطفہ امشاج (مخلوط قطروں سے) پیدا کیا'' (الدھر آیت ۲)

قرار مکین (بچہ دانی)(THE UTERUS)

وہ جگہ جو ماں کے پیٹ میں بچہ کی پرورش کیلئے محفوظ اور مضبوط رہائش گاہ کا کام کرتی ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ☆ (المومنون آیت ۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پھر ہم نے اسے محفوظ مضبوط جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا''

قرآن میں تاریکی کے تین پردوں کا ذکر اور اس کی سائنسی وضاحت

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ ۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ.(الزمر آیت ٦)

''وہی (اللہ) تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں پہلے ایک طرح پھر دوسری طرح تین اندھیروں کے پردوں میں تخلیق کرتا ہے۔''

تین اندھیرے پردوں کے نام

۱۔ باہر والے پیٹ کی دیوار (THE ABDOMINAL WALL)

۲۔ بچہ دانی کی دیوار (UTERINE WALL)

۳۔ بچہ دانی کے گرد جھلی نما تہیں (CHORIONO-AMNIOTIC MEMBRANES)

آپ نے دیکھا کہ قرآن (جس کی تعلیمات آج سے چودہ سو سال پہلے کی ہیں) کس طرح حیران کن انکشافات کے ذریعے انسان سے اپنے من جانب اللہ ہونے کے دعویٰ کو منوا رہا ہے۔

سلالتہ: عربی میں اس کا مطلب ہے کسی چیز میں سے اس کے خالص ترین اجزاء بڑی نفاست کے ساتھ علیحدہ کر لینا قرآن کریم میں سلالتہِ من مآ ءٍ کا بیان

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ☆(السجدہ آیت ۸)

''پھر اس (انسان کی) نسل کو پانی مہین کے خلاصہ سے بنایا''

سائنس نے قرآن کریم کی بیان کردہ حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے سائنسی نقطہ نگاہ کے مطابق عورت کا انڈہ اور مرد کا سپرم دونوں کے ملاپ کے عمل کے دوران اپنے اردگرد کے محلول سے نفاست سے علیحدہ اور تقسیم در تقسیم کے عمل سے مکمل بچہ بن جاتا ہے۔ یعنی آج کے سائنسی علم کے مطابق یہ حقیقت ہے کہ ایک بچہ بننے کے عمل میں صرف ایک سپرم اور ایک ایگ کا ایک حصہ ہوتا ہے باقی محلول کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

یہاں یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ باقی محلول اور اس میں کروڑوں سپرم آخر کس کام آتے ہیں؟ کیا وہ فضول پیدا ہوتے ہیں؟ اس بات کا جواب ڈاکٹر عبدالودود اپنی کتاب ''مظاہر فطرت اور قرآن'' میں یوں بیان کرتے ہیں۔

''یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ مرد کے مادہ منویہ میں بے شمار سپرم موجود ہوتے ہیں۔ مرد کے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اوسط درجہ کے انزال میں چار سوملین (چالیس کروڑ) سپرم یا نر خلئے ہوتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک مادہ خلئے کو بار آور کرنے کیلئے صرف ایک نر خلئے کی ضرورت ہوتی ہے تو کروڑوں کی تعداد میں نر خلئے کس کام آتے ہیں؟ ہم ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں کہ اگر مرد کے مادہ منویہ میں نر خلیوں کی تعداد کم ہو تو وہ بچے پیدا نہیں کرسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ (sperms) نر خلیوں کا کام بہت لمبا اور بڑا کٹھن ہے۔ اور کام یہ سرانجام نہیں پا سکتا جب تک یہ بڑی تعداد میں نہ ہوں۔ ان کے بیضہ تک پہنچنے کے راستے میں سخت رکاوٹیں موجود ہیں۔ پہلی رکاوٹ (Cervix) یا رحم کے منہ کے آگے لعابی مادے کا ڈاٹ ہے نر خلئے ایک خمیر (Enzyme) پیدا کرتے ہیں۔ جس سے لعابی مادے کا ڈاٹ گل جاتا ہے ہر نر خلیہ قلیل مقدار میں خمیر پیدا کرتا ہے اور ان کی ساری فوج کا پیدا کردہ خمیر جب اس رکاوٹ کو دور کر دیتا ہے تو وہ رحم کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ رحم کے اندر کی جھلی کی سطح ہموار نہیں ہوتی بلکہ اس میں بہت اونچ نیچ ہوتی ہے ننھے نر خلیوں کے لئے اس اونچ نیچ کو پار کرنا پہاڑ کی چوٹی سر کرنے کے برابر ہے۔ بہر حال ان میں سے بعض اس کمانڈو ایکشن کی مشقت برداشت کرنے کے بعد بیض نالی (انڈے لانے والی نالی) کے تنگ دروازے کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جب یہ بیض نالی کے اندر بیضہ تک پہنچ جاتے ہیں تو پھر ایک رکاوٹ ان کے سامنے آتی ہے، بیضہ کے اردگرد خلیوں کا ایک حلقہ ہوتا ہے جو آپس میں جڑے ہوتے ہیں، اب سیمنٹ یا سخت مادہ کو گالنا یا حل کرنا ہوتا ہے تا کہ یہ بیضہ کی سطح تک پہنچ سکیں۔ یہ مرحلہ بھی اسی طرح سر ہوتا ہے جس طرح کہ رحم کے منہ کے آگے ڈاٹ کو دور کرنے کا یعنی خمیر کے ذریعے جسے پیدا کرنے میں سب نر خلیے حصہ لیتے ہیں۔ ایک دفعہ جب یہ رکاوٹ دور ہو جاتی ہے تو تمام خلیے بیضہ کے گرد اس طرح منڈلاتے ہیں جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے گرد گھومتی ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

جونہی ان میں سے ایک سپرم بیضہ کے ساتھ چھوتا ہے تو پہلا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ اس ایک سپرم کے علاوہ کوئی بھی دوسرا اندر داخل نہیں ہوسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک جھلی جس کو بار آوری کی جھلی کہتے ہیں بیضے کی سطح پر اس کی پختگی کے دوران پہلے بنی ہوتی ہے جونہی سپرم کی اگلی نوک ACROSOME بیضے کو چھوتی ہے بیضے کی ایک رطوبت جھلی کے نیچے جمع ہو کر اسے اوپر اٹھا دیتی ہے۔ سپرم کی پونچھ پیچھے رہ جاتی ہے اور اس کا سر جھلی اور بیضے کی سطح کے درمیان جکڑا جاتا ہے۔ گویا سپرم بیضے کی جھلی میں سوراخ نہیں کرتا بلکہ بیضہ اس کو نگل جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النطفہ المشاج

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِ نْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ (الدھر آیت ۲)

''یقیناً ہم نے انسان کو نطفہ امشاج سے پیدا کیا''

النطفہ صیغہ واحد ہے یعنی باریک قطرہ جب کہ المشاج جمع کا صیغہ ہے تو النطفہ المشاج کا مطلب وہ باریک قطرہ جس میں مرد کا سپرم اور عورت کا ایگ ہو۔

انگریزی میں النطفہ کو zygote کہتے ہیں۔ یعنی نر اور مادہ خلیوں کے ملاپ سے پیدا ہونے والا ایک خلیہ جس میں مادہ اور نر دونوں کے جنسی موروثی، کروموسومز موجود ہوتے ہیں۔ یعنی نر اور مادہ کے سیلوں کے ملاپ کے بعد بھی زائی گوٹ نطفہ (باریک قطرہ) ہی رہتا ہے۔ لیکن ملاپ کے عمل کی وجہ سے وہ نطفہ المشاج یعنی مخلوط نطفہ بن جاتا ہے۔

قرآن نے ساتویں صدی عیسوی ہی میں تخلیق انسانی کے آغاز کے متعلق تمام قدیم نظریات عملِ اختلاط کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اب صدیوں بعد سائنسدانوں نے قرآنی نظریہ کی حقیقت کو معلوم کیا ہے۔

قرآن کے یہ تمام انکشافات انسان کو اس بات کی ترغیب دیتے ہیں کہ وہ تسلیم کرے کہ یہ قرآن انسان کا کلام نہیں بلکہ اللہ واحد اور لاشریک کا کلام ہے۔

بار آوری کے نتائج

RESULT OF FERTILIZATION

۱۔الخلق ۲۔منصوبہ بندی (پلاننگ) ۳۔جنس کا تعین

۱۔الخلق: عربی میں خلق کا مطلب ایک نئے وجود کی تخلیق ہے۔ نر اور مادہ گیمیٹ یعنی سپرم اور ایگ کے ملاپ سے بننے والا زائی گوٹ (نطفہ المشاج) میری اور آپ کی طرح پیدا ہونے والے ہر انسان کی ابتداء ہے اور ہر انسان انفرادی طور پر ایک نئی اور سب سے الگ چیز ہوتا ہے۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِ نْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ.

''یقیناً ہم نے انسان کو نطفہ المشاج سے خلق کیا'' (الدھر آیت ۲)

التقدیر: قدر کا عربی میں مطلب ''طے شدہ'' یا منصوبہ بندی ہے اور جب اس سے پہلے ''ف'' کا اضافہ ہو تو یہ تیزی سے رونما ہونے والے عمل کی طرف اشارہ کرتی ہے نیچے دی گئی آیت میں فقدرہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ بات کھول کر بیان کرنا ہے کہ زائی گوٹ (بارآوری) کے فوراً بعد نئے معرض وجود میں آنے والے انسان کا مستقبل طے کر دیا جاتا ہے۔ یعنی اس کے اعضاء چہرے، قدامت، شخصیت اور ذہن کے بارے میں منصوبہ بندی ہوتی ہے۔

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ☆

"انسان کو اللہ نے ایسے نطفہ سے تخلیق کیا جس میں فوری تکمیل کی منصوبہ بندی ہوتی ہے۔"

(عبس آیت ۱۹)

تجدید الجنس

جنس کا تعین ہونا: جنس مقرر ہونے کی معلومات قرآن میں بڑی خوبصورتی سے بیان کی گئی ہیں۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ☆

"اور یہ کہ وہی (اللہ) نر اور مادہ (مخلوق) پیدا کرتا ہے نطفہ سے جب وہ (رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔" (النجم آیت ۴۵، ۴۶)

عربی میں "تمنی" کا مطلب ٹپکایا گیا، باہر نکالا گیا اور پلان (طے شدہ) کیا گیا "نطفہ اذتمنی" مرد کے سپرم کی طرف دلالت کرتا ہے کیونکہ ٹپکایا جانے والا نطفہ مرد کا ہوتا ہے۔ اور اگر منصوبہ بندی کا مطلب استعمال کیا جائے تو یہ مرد کے سپرم اور عورت کے ایگ پر ملاپ کے بعد زائی گوٹ (تولیدی خلیہ) کے بننے کے عمل کی طرف اشارہ ہے۔ اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوئی کہ لڑکا یا لڑکی بننے کا تمام تر انحصار مرد کے سپرم پر ہوتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کی مختصر سائنسی وضاحت یہ ہے کہ مرد کے جنسی کروموسومز (X,Y) پر مشتمل ہوتے ہیں اور عورت کے کروموسومز (X,X) پر مشتمل ہوتے ہیں، یعنی عورت میں جو کروموسومز ہوتے ہیں وہ اکیلے جنس کا تعین نہیں کر سکتے، مرد کے جنسی کروموسومز میں سے اگر (X) کروموسوم عورت کے (X) کروموسومز سے ملاپ کریں تو لڑکی وجود میں آئے گی اور اگر مرد کے کروموسومز میں (Y) کروموسوم عورت کے کروموسومز سے ملاپ کریں تو لڑکا پیدا ہوتا ہے جنس کے تعین میں آج جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ ہی کچھ ہے جس کا انکشاف ساتویں صدی عیسوی میں قرآن کریم نے کیا۔

قرآن کے ان بصیرت افروز انکشافات نے غیر مسلم لوگوں کو قرآن کی تعلیمات کے منجانب اللہ ہونے کی بڑی ترغیب دی ہے۔ (خصوصاً جو علم رکھتے ہیں)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"الغیض" اس عربی لفظ کے مندرجہ ذیل معانی ہیں۔

۱۔کم ہونا ۲۔میں سے گزرنا ۳۔مائع یا سیال کا گہرائی میں داخل ہونا ۴۔تہوں میں گزرنا زائی گوٹ نر اور مادہ کی جنسی رطوبتوں (سپرم اور ایگ) کے ملنے سے وجود میں آتا ہے۔ اور ابتدائی چند دنوں میں جب یہ زائی گوٹ بچہ دانی کی دیوار میں جگہ بنا رہا ہوتا ہے اس وقت اس کے مستقبل کے بارے میں یعنی وہ مادہ ہوگا یا نر بالکل پتہ نہیں ہوتا۔

یہ بات سائنسی طور پر ثابت شدہ ہے کہ مرد کے لاکھوں "سپرمز" میں سے صرف ایک سپرم عورت کے انڈے سے ملاپ کرتا ہے اور مادہ کے سینکڑوں، ہزاروں انڈوں میں سے صرف ایک انڈا اس عمل میں حصہ لیتا ہے۔اس طرح الغیض کا مطلب ہے کہ جنسی مادوں میں مقدار کا کم ہونا یعنی ایک سپرم اور ایک انڈے کے ملاپ کے بعد باقی ماندہ چیزیں جو مادیہ منوی میں اور عورت کی رطوبتوں میں شامل ہیں ان کا خود بخود تباہ ہو جانا ہے (یہ عمل کمی کی دلالت کرتا ہے) جب الغیض کا مطلب "میں سے گزرنا" لیا جائے تو اس سے مراد وہ مرحلہ ہے جس میں انڈہ اووری میں سے نکل کر بچہ دانی کی نالیوں سے گزر کر بچہ دانی میں پہنچتا ہے اور نر خلیہ اس میں داخل ہوتا ہے۔ (اب ملاحظہ کریں قرآن کی اس بارے میں آیت)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ☆

"اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ہر مادہ اپنے (رحم میں) بوجھ اٹھائے ہوئے ہے اور جو ہر رحم میں تغیض (کم ہوتا) اور جو تزداد (بڑھتا) ہے اور (اللہ) کے نزدیک ہر چیز کا ایک اندازہ (پیمانہ) ہے۔" (الرعد آیت ۸)

سپرم اور ایگ ملنے کے بعد تقسیم در تقسیم کے عمل سے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور آخر کار ایک مکمل جسمانی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اندازوں اور پیمانوں کے مطابق تکمیل پاتا ہے۔

"الحرث"

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ.

"تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، پس تم اپنی کھیتی میں آؤ جب (اور جیسے) چاہو" (بقرہ آیت ۲۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاط کا عمل ہل چلانے اور پودا لگانے جیسا ہے۔مرد کا ''سپرم'' بالکل بیجوں کی طرح ہے اور ''یوٹرس'' زمین کی مانند اور بچہ ایک پودے کی طرح۔یعنی ''یوٹرس'' میں ''سپرموں'' کا داخلہ زمین میں بیج بونے کے مترادف ہے۔اور ''اوومٖ'' (انڈے) میں ''سپرم'' کا داخلہ بھی ہل چلانے اور پودا لگانے کا مطلب رکھتا ہے اور بالا آخر نطفہ امشاج بھی بیج بونے ہی کے مترادف ہے۔

اس آیت میں یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ وہ جگہ جہاں لوگوں کو عورتوں میں دخول کا حکم دیا گیا۔وہ مقام ہے جہاں سے پودا لگانے کے لئے بیج ڈالا جاتا ہے نہ وہ جگہ (جس طرف جڑ بڑھتی) ہے۔

''العلقة''علقہ کے عربی میں مندرجہ ذیل معانی ہیں۔

ا۔معلق (لٹکی) ہوئی چیز (یہاں معلق سے مراد یہ ہے کہ جیسے پانی میں تیل کے قطرے معلق ہوتے ہیں۔) ۲۔جونک ۳۔خون کا لوتھڑا۔

اس مرحلے پر ایمبر یو کی شکل جونک سے مشابہ ہوتی ہے اور یہ مشابہت اور زیادہ حقیقت نظر آتی ہے جب اس کا مشاہدہ پہلو (سائیڈ) سے کیا جائے۔اس مرحلے میں ''ایمبر یو'' کے دل اور خون کی نالیوں کا نظام واضح ہو جاتا ہے۔اور ''ایمبر یو'' ماں کے خون سے اپنا رزق حاصل کرتا ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ نشو ونما پاتا ہے۔''ایمبر یو'' اس مرحلے میں بالکل خون کے لوتھڑا جیسی حالت میں ہوتا ہے۔''ایمبر یو'' کے گرد ایک سیال مادہ گھیرا ڈال لیتا ہے۔اور آہستہ آہستہ مقدار میں بڑھنا شروع کر دیتا ہے۔''ایمبر یو'' اس سیال مادہ میں یوں معلق ہوتا ہے جیسے پانی میں تیل کے قطرے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً

''پھر ہم نے نطفہ کو علقہ بنایا'' (المومنون آیت ۱۴)

آپ نے دیکھا کہ قرآن نے ایک ہی لفظ میں کتنی حقیقتوں کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔

''المضغة'' (چبائی ہوئی چیز)

چوبیس، پچیس دن کے بعد ''ایمبر یو'' علقہ کی صورت میں ہوتا ہے اور چھبیس، ستائیس دن کے بعد ''مضغة'' کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

''پھر ہم علقہ کو مضغۃ (چبائی ہوئی چیز کی شکل میں) خلق کرتے ہیں'' (المومنون آیت ۱۴)

''فخلقنا'' لفظ میں ''ف'' حرف یکدم تبدیلی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مضغة'' مرحلے میں ''ایمبر یو'' بالکل چبائی ہوئی چیز کی طرح لگتا ہے اس کی سطح بے قاعدہ اور ناہموار ہوتی ہے جیسا کہ دانتوں کے نشان ہوں۔ قرآن کی ایک اور آیت اس مرحلے میں ایمبر یو کی ایک اور بڑی اہم حالت کو بڑے ہی حقیقت آشنا الفاظ کے ساتھ یوں بیان کرتی ہے۔

''یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَکُمْ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُکُمْ طِفْلًا''(سورۃ الحج آیت ۵)

''اے لوگو! اگر تمہیں (قیامت کے دن) جی اٹھنے میں شک ہو تو (سوچو) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے پھر علقہ سے پھر مضغۃ سے جس کی صورت (میں انسان یعنی بچہ) کامل بھی ہوتا ہے اور ادھورا بھی تاکہ ہم تمہارے لئے (اپنی قدرت) ظاہر کر دیں اور ہم (ماؤں کے) رحموں میں جو چاہیں ایک مدت تک ٹھہراتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں۔''

یہ عظیم قرآنی آیت ایک سینٹی میٹر ''ایمبر یو'' کی اندرونی حالت کو بیان کرتی ہے اس آیت میں جو'' ایمبر یو'' (مضغۃ) کی حالت بیان کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی بچہ کے تمام جسمانی نظاموں اور اعضاء کی ابتدائی شکل بن چکی ہوتی ہے لیکن انہوں نے ابھی اپنا کام شروع نہیں کیا ہوتا اعضاء اور نظام جزوی طور پر مکمل اور جزوی طور پر نامکمل ہوتے ہیں جوں جوں ڈویلپمنٹ (خلیئے کے اندر نئی قسموں کے مرکبات بنتے جاتے ہیں جن سے خلیوں کی خاصیتیں اور اشکال بدلتی جاتیں ہیں اسے ڈویلپمنٹ یا نمو کہتے ہیں) ہوتی جاتی ہے اعضاء اپنا اپنا کام سنبھالتے جاتے ہیں اور جب اپنی آخری اور بالغ اور مکمل شکل اختیار کرتے جاتے ہیں۔ تب وہ مکمل کام کا آغاز کرتے ہیں۔

ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَةٍ

''پھر اس سے مضغۃ بنایا جس کی صورت میں انسانی بچہ کامل بھی ہوتا ہے اور ادھورا بھی۔'' (الحج آیت ۵)

(آپ نے نوٹ کیا کہ صرف ایک سینٹی میٹر یعنی ایک عام انسانی ناخن کے سائز کے برابر جب کہ حمل قرار پائے چھبیس، ستائیس دن گذرے ہوتے ہیں کی اندرونی حالت کے بارے میں کس قدر حقیقت بھری کیفیت کو آج سے چودہ سو سال پہلے بغیر کسی سائنسی آلہ کے بیان کیا گیا۔ وہ بھی اس ہستی کے ذریعے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتی تھی۔ اس قدر حقیقت بھری باتوں کے بعد بھی کوئی دین اسلام کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تعلیمات کو منجانب اللہ ہونے کو نہیں مانتا اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتا تو یہ اس کی کم فہمی ہے اور اس کی کم فہمی کا لازمی نتیجہ جلد ایک نہ ختم ہونے والے عذاب کی شکل میں ہر کافر اور بدعمل کے سامنے آجائے گا)

قرآن ماں کے رحم میں انسانی بچہ کی نمو کے مراحل کو بڑی ترتیب کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ لہٰذا نطفہ امشاج بنانے، علقہ اور مضغہ مراحل کے بعد ہڈیوں کے ڈھانچے کے بننے کا ذکر کرتا ہے۔

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

''ہم تمہیں علقہ سے مضغہ بناتے ہیں پھر مضغہ سے ہڈیوں کا ڈھانچہ'' (المومنون ۱۴)

قرآن کی بیان کردہ اس تخلیقی ترتیب کو موجود ایمبریولوجی کے جدید علم نے ثابت کر دیا ہے کہ واقعی انسانی بچہ پہلے علقہ پھر مضغہ بنتا ہے اور پھر مضغہ میں ہڈیوں کا ڈھانچہ ابھرتا ہے۔

"مرحلته العظام" (ہڈیوں کے نظام کا مرحلہ)

مضغہ مرحلے کے بعد ہڈیوں کے بننے کی باری آتی ہے۔ پچیس سے چالیس دن کے درمیان مضغہ کے مرحلے میں جو ہڈیوں کا بنیادی ڈھانچہ، (فریم ورک) بنا ہوتا ہے وہ اب نشوونما پا کر ماڈل کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

العظام مرحلے میں ہڈیوں کے بننے کی وجہ سے مختلف اعضاء اپنی جگہیں تبدیل کرتے ہیں اور اس دوران چہرہ اور اعضاء نمایاں ہوتے ہیں۔

"مرحلته الکساء باللحم" گوشت کا لباس

''فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْماً''

''پھر ہم ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں۔'' (المومنون آیت ۱۴)

ساتویں ہفتے میں پورے جسم میں ہڈیوں کا ڈھانچہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے اس حالت میں انسانی خدوخال ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ساتویں ہفتے کے آخر میں اور آٹھویں ہفتے کے دوران پٹھے ہڈیوں کے گرداگرد پوزیشن سنبھال لیتے ہیں۔ ''الکساء باللحم'' کے مرحلے کے بعد یعنی آٹھویں ہفتے کے آخر میں ''ایمبریو'' اب ''فیٹس'' بن جاتا ہے (جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں رہے اس ''فیٹس'' کہتے ہیں)

''فیٹس'' کا لفظ ڈاکٹروں کی اصطلاح۔ مکمل بچہ بن جانے کے بعد باوجود ماں کے پیٹ میں ہونے کی صورت میں ڈاکٹر بچہ کو ''فیٹس'' کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"انشاۃ"

ثُمَّ اَنشَاْنٰهُ خَلْقاً اٰخَرَ (المومنون ۱۴)

''پھر ہم اسے ایک نئی اور نمایاں صورت میں تخلیق کرتے ہیں''

آٹھویں ہفتے کے بعد بارہویں ہفتے سے پہلے ڈویلپمنٹ (نمو) اور گروتھ (بالیدگی) کا عمل سست روی سے جاری رہتا ہے اس دوران خاص اور عام تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور فیٹس کا سائز بڑھ جاتا ہے۔ بارہویں ہفتے (تین ماہ مکمل ہونے کے بعد) میں لڑکا یا لڑکی کو ایک دوسرے سے علیحدہ شناخت کیا جا سکتا ہے۔ (علما کہتے ہیں کہ اس مرحلے میں انسانی بچہ کو روح عطا کی جاتی ہے۔ ایسی روح جو دوسری تمام قسموں کے جانداروں سے بالکل منفرد ہوتی ہے۔ یعنی اپنے اعمال کی ادائیگی میں خودمختار روح عطا کی جاتی ہے۔)

لفظ "اٰخر" اور "اخرۃ" دو مختلف الفاظ ہیں، گو مادہ ''ا خ ر'' ایک ہی ہے "اٰخر" کے معنی ہیں نئی اور نمایاں شے یہی لفظ انسانی تخلیق کے سلسلے میں قرآن میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی لفظ اٰخر اور لفظ اخر کے معنی زنجیر کی کڑی ہیں (نہ کہ پہلی کے بعد دوسری)۔

اگر قران میں اخرۃ لفظ استعمال ہوتا تو یہ جسمانی بالیدگی اور نمو کی تکمیل کا بیان ہوتا ہے۔ لہٰذا اس مرحلے کا مطلب ہوگا کہ جسمانی اعضاء کا نمایاں ہونا (جو پہلے ہی وجود میں آچکے ہیں) اور ایک نئی چیز یعنی روح عطا ہونا ہے۔ انگریزی میں اٰخر کا ترجمہ **ANOTHER** کیا گیا ہے یعنی نئی چیز، پہلے سے مختلف چیز یعنی جو پہلے تمام مراحل میں موجود نہ تھی۔ قرآن مجید میں اس مرحلہ پر جب کہ انسان کا جسم مکمل ہو جاتا ہے روح ملنے کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ (السجدہ آیت ۹)

''پھر اس کو سنوارا (یعنی جسم کو مکمل کیا) اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی''

"القابلية للحياة"

(بچہ کا ماں کے رحم میں رہنے کا عرصہ)

''اور اس (بچہ) کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا ڈھائی برس میں ہوتا ہے۔'' (سورہ الاحقاف آیت ۵)

''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ حکم اس شخص کے لئے ہے۔ جو پوری مدت تک دودھ چھڑانا چاہیئے۔ (لقمان آیت ۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح حمل کا عرصہ اور دودھ پلانے کا سارا دورانیہ تیس ماہ ہے دونوں حوالوں کو ملایا جائے تو حمل کا دورانیہ چھ ماہ بنتا ہے۔ جس کے دوران فیٹس زندہ رہنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

دونوں آیات کے موازنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حمل کا دورانیہ چھ ماہ ہے لیکن عام حقیقت میں نو ماہ تک ہے قرآن میں بقیہ تین ماہ کی وضاحت یہ ہے کہ چھ ماہ ایسے ہیں جن کے دوران بچہ مکمل طور پر ماں پر انحصار کرتا ہے اور اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن چھ ماہ بعد اگر بچہ پیدا ہو جائے تو وہ زندہ رہ سکتا ہے۔

''ازدیادالرحم''

(بچہ دانی کا سائز بڑھنا)

جب نطفہ کا الضایض کا مرحلہ مکمل ہو جاتا ہے تو ''ایمبریو'' ماں کے خون کی نالیوں سے تعلق پیدا کر لیتا ہے اور اس ذریعہ سے اپنے لئے غذائی اجزاء حاصل کرتا ہے جو اس کی نمو اور بالیدگی کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس کے بعد ''ایمبریو'' کی نشو ونما بڑی تیزی سے ہوتی ہے اور بچہ دانی کا سائز بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

''تیسیرا لسبیل''

(گذرنے کے راستے کو آسان بنانا یا گذرنے میں سہولت کرنا)

یہ وہ مرحلہ ہے جب انسانی بچہ ماں کے رحم سے نکل کر دنیا کے عام ماحول میں سانس لینے کا آغاز کرنے والا ہوتا ہے انسان کے لئے یہ مرحلہ بھی کسی معجزے سے کم تر نہیں کہ ایک پانچ سات پونڈ کا وزنی بچہ انتہائی تنگ راستے کے ذریعے صحیح سالم پیدا ہو جاتا ہے! آئیں دیکھیں کہ یہ مرحلہ کس طرح طے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورت عبس آیت ۲۰ میں فرماتا ہے۔

ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ☆

''پھر اس کی (پیدائش کا) راستہ آسان بنا دیا'' (عبس آیت ۲۰)

Birht Canal یا وہ راستہ جہاں سے بچہ، بچہ دانی سے گزر کر نکلتا ہے۔ بہت ہی تنگ ہوتا ہے، بمقابلہ بچہ کے سائز کے **Vagina** کے اندر نارمل حالت میں تین یا چار انگلیاں آسکتی ہیں اس کے بعد **Carvix** ہوتی ہے جس کے اندر سب سے چھوٹی انگلی بھی نہیں آسکتی اور یہ سخت بند ہوتی ہے (یہ وہی لعابی مادے کی ڈاٹ ہے جس کو نر خلیے اپنے خمیر سے گال دیتے ہیں تاکہ وہ رحم میں داخل ہو کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انڈے تک پہنچ سکیں)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ ہم نے بچہ کی گزرگاہ کو آسان بنا دیا۔ ہم آج اپنے سائنسی علم کی وجہ سے یہ جانتے ہیں کہ کس طرح گذرنے کا راستہ اس قابل ہوتا ہے کہ بچہ آسانی سے Deliver یعنی باہر آجاتا ہے ری لیکسن ایک رطوبت ہے جو وہ بچہ پیدا ہونے کے وقت عورت کے جسم سے خارج ہو کر خون میں شامل ہوتی ہے۔ یہ رطوبت بچہ دانی اور گزرگاہ کے راستوں ، پٹھوں ، ہڈیوں اور جوڑوں اور Cervix (بچہ کی پیدائش) کے وقت بڑی طاقت سے سکڑتے ہیں اور بچے کو اوپر سے نیچے دھکیلتے ہیں۔

پانی کا بیگ: بچہ جن تہوں میں لپٹا ہوتا ہے وہ جھلی بڑی نرم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گزرگاہ سے نکلتے ہوئے بچہ کی گردن، جسم اور سر کی پوزیشن تبدیل ہوتی ہے جس سے بچہ کے نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔

آپ نے دیکھا ہے کہ انسان کی تخلیق کن کن مراحل سے گزر کر تکمیل تک پہنچتی ہے ہر موقع پر ضرورت کے مطابق وہ ہر چیز مہیا کی جاتی ہے۔ جس کی اسے پرورش پانے کے لئے ضرورت ہوتی ہے ماں کے پیٹ میں آغاز سے لے کر پیدائش تک بچہ اپنی نشو ونما کے لئے تمام غذا پہلے اپنے ہی نطفہ امشاج سے حاصل کرتا ہے اور پھر ماں کے خون سے منسلک ہو کر اپنی غذائی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور جب اس دنیا میں تشریف لے آتا ہے تو پھر اس کی غذا کا بندوبست بھی ماں کے دودھ پر ہی رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ ماں کا دودھ اس کے لئے بہترین غذا ہوتی ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس کے جسمانی نظاموں میں بھاری غذا ہضم کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے تو ماں کے دودھ کے چشمے خود بخود سوکھ جاتے ہیں اس سارے نظامِ ربوبیت کو دیکھ اور سمجھ کر انسان کی زبان پر بے اختیار اللہ کی حمد و ستائش "الحمد للہ رب العلمین" یعنی تمام تر حمد و ستائش اللہ کے لئے جو عالمین کو ان کی ضرورتوں کے تقاضوں کے مطابق عین وقت پر رزق عطا کرتا ہے۔

کیا کوئی چیز حادثاتی طور پر پیدا ہو سکتی ہے؟

لحمیات Protein

لحمیات کے مالیکیول زندہ اجسام کی ساخت کا اہم جزو ہے۔ پروٹین (گوشت) ہائیڈروجن ، نائٹروجن، آکسیجن اور سلفر سے مل کر بنتی ہے۔ ان مالیکیول میں ہزاروں ایٹم ہوتے ہیں قدرتی طور پر ۹۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عناصر ہوتے ہیں جو کہ بے ترتیب انداز میں بکھرے ہوئے ہیں پروٹین میں موجود پانچ عناصر کے آپس میں حادثاتی ملاپ کے امکان کا حساب لگایا جاتا ہے۔ نیز ایٹموں کے باہمی ملاپ اور اس عمل کے ظہور پذیر ہونے کے لئے جس میں ایک پروٹین مالیکیول بن سکے درکار وقت کا بھی حساب لگایا گیا ہے یہ اعداد و شمار اس طرح ہیں۔ حادثہ کے طور پر ایک پروٹین مالیکیول کے بننے کا امکان (یعنی دس کے ساتھ ۱۶۰ اصفر لگا کر) جو رقم بنے، میں سے ایک ایٹم ہے اور اس کے لئے جتنے مالیکیول کی ضرورت ہوگی۔ ان کے لئے درکار مادوں کی مقدار اس کائنات کے وزن سے بھی کئی لاکھ گنا بڑھ کر ہے۔

اس کام یا عمل کے لئے درکار وقت ۱۰۶۴۳ سال ہے اب ہم سوچیں کہ ایک سیل میں پروٹین کے کتنے مالیکیول ہوتے ہیں؟ اور دوسرے مرکبات کے کتنے مالیکیول ہوتے ہیں؟ اور پھر دیکھیں کہ پورے جسم کے تمام سیلوں میں کل کتنے مالیکیول ہوتے ہیں پیدائش کے وقت ایک بچے کے مالیکیول کی تعداد چھ ملین ہے۔ اور یہ سب کچھ بننے میں صرف نو ماہ لگتے ہیں۔

کیا یہ سارا عمل محض اتفاق سے یا حادثہ کے طور پر لاکھوں کروڑوں ایمبریو (پیدا ہونے والے بچوں) میں روزانہ ہو رہا ہے نطفہ (قطرہ یا ایک سیل) اور المشارج (زائی گوٹ) سے کروڑوں کی تعداد میں سیل بنتے ہیں۔ ان سیلوں کے مختلف گروپ بنتے ہیں جن میں سے ہر ایک کا علیحدہ کردار ہے اور جسم کے اندر اپنی مخصوص پوزیشن ہے۔ مثلاً ہڈیوں کا ایک گروپ جس کا اپنا گروپ جس کا اپنا کردار اور مقام ہے اس طرح جلد کے سیل کا گروہ ہے۔ اس طرح سیلوں کے مختلف گروہ مخصوص شکل میں ایک خاص عضو بناتے ہیں اور ہر عضو کا اپنا ایک کام ہوتا ہے۔ جو کہ کوئی دوسرا عضو نہیں کر سکتا، مثلاً گردوں کا کام خون کو صاف کر کے پیشاب بنانا ہے اور آنکھ کا کام دیکھنا ہے اس طرح پھیپھڑوں کا کام ہوا سے آکسیجن جذب کرنا ہے ان تمام اعضاء کا آپس میں مربوط نظام ہے۔ (جو کہ ایک مکمل جسم کی شکل میں ہمیں نظر آتا ہے)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ مختلف اعضاء کے درمیان یہ شکل و شناخت، بناوٹ اور کردار کام کا مربوط نظام محض اتفاقیہ طور پر یا کسی حادثے سے وجود میں آگیا ہو۔

یہ بات عقل اور منطق سے انتہائی دور ہے کہ اس کتاب کے حرف، الفاظ، مختلف باب، تصویریں محض اتفاق سے اکٹھی ہوگئی ہیں یا ایک زلزلے کے نتیجے میں یہ ایک کتاب کی شکل اختیار کر گئی ہیں تخلیق کے تمام مراحل کا گہرا فکری تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ:

۱۔ اس تمام عمل کے پیچھے جامع قواعد و ضوابط کارفرما ہیں اتفاق یا حادثہ کا کوئی اثر اور وجود نہیں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے۔

۲۔ ایمبریو کے بننے میں واقعاتی قوانین موجود ہیں اور اتفاقاً کچھ نہیں ہوتا۔

۳۔ ایمبریو کے اندر رو پذیر ہونے والے مختلف اعمال بہت متوازن اور پروگرام کے مطابق یا غیر متوازن عمل نہیں ہوسکتا۔

۴۔ ہر عمل اور واقعہ ایک ترتیب کے مطابق ہوتا ہے جب کہ اگر کوئی چیز اتفاقاً ہو تو وہ یکدم اور بغیر اطلاح اور وارننگ کے ہوتی ہے۔

۵۔ ایمبریو کے تمام مراحل مخصوص وقت پر ایک دوسرے کے بعد ترتیب سے طے ہوتے ہیں جب کہ چانس میں چیزیں بے ترتیب ہوتی ہیں۔

اوپر والی تمام باتوں کو مدنظر رکھیں تو ایسی کوئی شہادت نہیں ملتی کہ تخلیق انسانی کا عمل اتفاقاً ہوتا ہے۔

یہ بات بڑی سادہ ہے کہ کسی چیز کا نقش اور منصوبہ وہی بناتا ہے جو سب کچھ جانتا ہے جس کے بارے میں بہت کچھ بطور شہادت موجود ہے۔

نیا پیدا ہونے والا فرد ایمبریو کی صورت میں یا بعد از فیٹس کی صورت میں نو ماہ تک بچہ دانی تک اندر ٹھہرا رہتا ہے تا کہ پیدائش کے بعد کی دنیا میں جس کا ماحول بالکل مختلف ہوتا ہے آنے کی تیاری کی جائے۔

بچہ دانی جو کہ بالکل تاریک اور بند ہوتی ہے اس میں بچہ کی آنکھیں بنائی جاتیں ہیں کیونکہ بنانے والا جانتا ہے کہ آئندہ کی زندگی میں اسے آنکھوں کی ضرورت پڑنی ہوگی۔

بچہ، بچہ دانی کے اندر مخصوص پانی کے محلول میں تیر رہا ہوتا ہے۔ اور بچے کو پھیپھڑے عطا ہو جاتے ہیں حالانکہ وہاں ان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھیپھڑے ہوا میں سانس لینے کے کام آتے ہیں جو کہ آنے والی زندگی کے لئے تیار کئے جاتے ہیں کیونکہ بنانے والا جانتا ہے کہ اس بچہ کو فیٹس زندگی کے بعد کھلی ہوا میں زندہ رہنا ہے۔ وہاں آکسیجن لینے کے لئے پھیپھڑوں کی ضرورت ہوگی۔ یہ سب محض اتفاقاً تو نہیں ہوسکتا۔

جب بچہ مختلف جھلی دار تہوں میں لپٹا ہوتا ہے اور اردگرد بچہ دانی کی مضبوط پٹھہ دار دیواریں ہوتی ہیں تب بچہ کے ہاتھ اور پاؤں، ٹانگیں وغیرہ بن جاتے ہیں۔ حالانکہ بچے کو فیٹس زندگی میں ہاتھ ٹانگوں کی ضرورت نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا تمام جانوروں کے ایمبر یو کو فیٹس کے ایسے ماحول کے لئے تیاری جو کہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ جس میں وہ پرورش پا رہے ہیں، اس بات کی گواہی نہیں کہ یہ کام اس خالق کا ہے۔ جو سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور سب سے زیادہ باخبر ہے اور جو بچہ دانی اور باہر کی دنیا کے ماحول کو مکمل طور پر جانتا ہے۔

پھر انسانی جسم کے اندرونی نظام کو دیکھیں کہ وہ کس قدر متوازن ہے۔ مثلاً خون میں گلوکوز کی مقدار کا کنٹرول اور باقاعدگی ہونا۔ یہ سب کچھ حیران کن اور ایک معجزہ ہے اور یہ کام صرف ایک خالق کے بس کا ہے۔

اس طرح کا تعلق جسم اور کائنات میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً معدہ، انتڑیوں کا نظام جو انسان کو غذا سے توانائی فراہم کرتا ہے ان کو خون سے آکسیجن سپلائی ہوتی ہے اور یہ آکسیجن پھیپھڑے ہوا سے لیتے ہیں اور ہوا میں یہ آکسیجن پودے ضیائی تالیف کے عمل کے دوران چھوڑتے ہیں اور **Photo Synthesis** کا یہ عمل سورج کی روشنی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ اور سورج شمسی نظام سے منسلک ہے اور یہ شمسی نظام پھر کہکشاں سے منسلک ہے اگر ان میں کسی بھی جگہ توازن بگڑ جائے تو دوسری چیزوں کا وجود قائم رہنا ممکن ہی نہیں۔ کائنات کے قوانین کے درمیان یہ باہمی ربط ایک اللہ یا ایک خالق کی گواہی دیتا ہے جو علم اور حکمت میں یکتا اور مکمل ہے۔

حیران کر دینے والے سوالوں کے جواب
(جلد اور انتڑیوں کا حساس پن!)

قرآن جلد اور دوسرے گوشت کے اجزاء (ٹشوز) میں حساس پن کے فرق کو نمایاں کرتا ہے۔ قرآن کی مندرجہ ذیل آیت میں گوشت اور جلد کے حساس پن میں جو فرق ہے اسے بڑے سائنٹیفک انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَاراً كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوْا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْماً.

"جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا یقیناً ہم انہیں عنقریب آگ میں ڈال دیں گے۔ جس وقت ان کی کھالیں (جلد) جل جائیں گی ہم نئی کھال دے دیں گے تا کہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں بیشک اللہ عزیز (غالب) اور حکیم (حکمت والا ہے)۔ (سورۃ النساء آیت ۵۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ جلد جل جانے کے بعد نئی جلد اس لئے دی جائے گی کہ دوزخی سزکی تکلیف محسوس کرتا رہے، اس آیت میں ایک بہت بڑی سائنسی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ بتایا یہ گیا ہے کہ جلد ہی وہ ذریعہ ہے جو آگ کے جلانے کا احساس رکھتی ہے جلد کے نیچے گوشت آگ کے جلانے کی تکلیف کا احساس نہیں رکھتا۔لہٰذا جلد کا تبدیل کرنا صرف سزا کی شدت برقرار رکھنے کا اقدام ہے۔

صرف جلد ہی کیوں آگ کے جلانے کی تکلیف کا احساس رکھتی ہے؟

اسکا سادہ اور مختصر سا جواب یہ ہے کہ انسانی جلد میں ایسے اجزاء (اعصابی ٹشوز) ہیں جو جلنے اور درد کا احساس دماغ تک لے جاتے ہیں۔ جب جلد جل جاتی ہے تو دماغ تک درد و تکلیف کا احساس پہنچانیوالے اجزاء بھی تباہ برباد ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے انسان جلنے کی تکلیف محسوس نہیں کر پاتا ۔(یادرکھیں کہ جلنے کی تکلیف کا احساس جلد کے نیچے گوشت میں نہیں ہوتا۔)

سائنسدانوں کو یہ بات کچھ عرصہ پہلے معلوم ہوئی (یعنی جب خوردبین ایجاد ہوئی اور انسان کے جسم میں موجود مختلف قسم کے سیلوں، ٹشوز وغیرہ کا علم حاصل ہوا یعنی (۱۸۳۸ـ۱۸۳۹ میں)

(گذشتہ عرصہ میں جب یہ قرآنی آیت ایک چینی ماہر جلد کو سنائی گئی تو وہ یہ جان کر حیران رہ گیا کہ آج سے چودہ سو سال پہلے کون سائنسدان تھا جو اس قدر حقیقت آشنا سائنسی حقیقت انسانوں کو بتا گیا ۔جب اسے بتایا گیا کہ یہ کسی انسان کی بتائی ہوئی بات نہیں بلکہ اللہ مالک کائنات کے علم پر مبنی ہے اور محمد رسول اللہ (ﷺ) کے ذریعے ہم تک پہنچی۔تو اس نے اس وقت یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔)

قرآن میں ایک اور طرح کی سزا بیان کی گئی ہے اس بیان میں بھی ایک بڑی حقیقت آموز سائنسی بات بتائی گئی ہے۔

سُقُوا مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ اَمۡعَآءَ هُمۡ .(سورت محمد آیت ۱۵)

''(ہمیشہ آگ میں رہنے والوں کو) گرم (کھولتا) ہوا پانی پلایا جائے گا، جو ان کی انتڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا''(سورۃ محمد آیت ۱۵)

انتڑیوں کو کاٹ دینے والی سزا بھی مستقل رہنے والی ہے گرم پانی کا جوردعمل انتڑیوں پر ہوتا ہے یہ آیت اس کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔اور ہمارے موجودہ سائنسی علم سے مکمل مطابقت کا اظہار بھی کرتی ہے۔ جلنے کی تکلیف محسوس کرنے کی صلاحیت انتڑیوں میں نہیں ہوتی اس لئے اس آیت میں جلنے کا ذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہی کیا گیا بلکہ کٹنے کا ذکر کیا گیا ہے جو سائنسی لحاظ سے بالکل درست ہے (انتڑیوں کے کٹنے کی تکلیف کس قدر شدید ہوتی ہے اس کا اندازہ صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے کبھی کھولتا ہوا پانی پیا ہو یا پھر وہ لوگ جو کبھی خونی پیچش میں مبتلا ہوئے ہوں۔)

دوزخ کی سزائیں ہمیشہ رہیں گی اور ان میں کمی بھی کبھی نہیں کی جائے گی۔ ملاحظہ کریں اللہ کا اس بارے میں وعدہ:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ☆ (فاطر آیت ۳۶)

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ اس میں نہ انہیں موت آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ہی ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اسی طرح ہم تمام ناشکروں کو سزا دیں گے افسوس ہے ان لوگوں پر جو آج دوزخ کی دردناک سزاؤں سے نہیں ڈرتے بلکہ انہیں مذاق میں اڑا دیتے ہیں۔ یہی لوگ ہوں گے جو دوزخ میں پڑنے کے بعد پکار پکار کر کہیں گے:

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ (سورة فاطر آیت ۳۷)

''اور وہ دوزخ میں چلائیں گے اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم نیک عمل کریں اس کے برعکس جو پہلے کرتے تھے پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیا جائے گا

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ط فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ☆ (سورة فاطر آیت ۳۷)

''کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں نصیحت پکڑ لیتے جو نصیحت پکڑنی تھی اور تمہارے پاس آگاہ کرنے والا بھی آیا سو اب اپنے ظلم کے مزے چکھو (کیونکہ یہاں) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں''

مردے کس طرح طرح زندہ کیے جائیں گے؟

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً م بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ☆ (الزخرف ۴۳)

ترجمہ: ''جس (اللہ) نے ایک خاص مقدار میں آسمان سے پانی اتارا۔ اس کے ذریعے سے مردہ زمین کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح تم بھی (زمین سے زندہ کر کے) برآمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے جاؤ گے۔''

یہ آیت کرۂ باد کی طبیعات کے نکتہ نظر سے بے حد اہم ہے۔ پچاس سال قبل رہنے والا شخص اس آیت میں کوئی غیر معمولی بات نہ دیکھ سکتا۔

انیسویں صدی کے مادہ پرستوں کے لئے بارش تو پانی کے قطروں کا اچانک گرنا تھا وہ بارش کے لئے دعا مانگنے والوں کا مذاق اڑاتے تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ وہ بارش بغیر تاخیر کے پیدا کر سکتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ بارش لانا آسان کام نہیں ہے۔

اللہ نے بارش کو مادی حقیقت سے تشبیہ دی ہے کہ جیسا مردے کو دوبارہ زندہ کرنا۔ اسی وجہ سے اسکا ارشاد ہے کہ ''انسانوں کو بھی اسی طرح زمین سے نکالا جائے گا جیسا کہ آسمان سے پانی ایک خاص مقدار میں اتارا جاتا ہے۔

بارش کے ضمن میں قرآن نے احتیاط سے متناسب مقدار میں پانی کے اترنے کا ذکر کیا ہے اور لفظ ''بقدر'' استعمال کیا ہے۔ یہ لفظ ایک مخصوص سوچی سمجھی پیمائش کو علم حساب کے نظم سے تعبیر کرتا ہے۔

قرآن کے مطابق ''بارش مردہ زمین میں زندگی ڈالتی ہے''۔ یہ بیان جو کہ آیت کا مرکزی نقطہ ہے کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اسی لئے یہ فرمایا کہ ہم مردہ زمین کو زندگی دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ اس سے پودے اگاتے ہیں۔

جب زمین خشک ہوتی ہے اس کے نیچے ایک مردہ سلطنت پوشیدہ ہوتی ہے۔ دراصل زمین بارش کی وجہ سے زندہ ہوتی ہے۔ اس معاملہ میں سائنس کیا کہتی ہے؟ زمینی مٹی کے ایک گرام میں کھربوں جراثیم ہوتے ہیں۔ جب ایک لمبے عرصے تک بارش نہیں ہوتی تو یہ جراثیم (بیکٹیریا) خوابیدہ یا بے حرکت ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ ایک بے زندگی جینی کو ڈ یعنی یہ تمام بے انتہا چھوٹے **(Microbes)** بارش پڑنے پر زندہ ہو کر نائٹروجن فکیشن کے عمل کی مدد سے ایک بڑی پیداواری مہم شروع کر دیتے ہیں۔ یہ عمل ہزاروں چھوٹے جسمیہ یعنی جاندار اشیاء جانور یا پودوں کی پیداوار کا موجب بنتے ہیں۔ یہ ایسا ہے جیسے ایک زیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زمین مردہ شہر میں زندگی آ جائے۔ اس سے کھاد بنتی ہے اور بے شمار چھوٹے پودوں کے بیج زندہ ہو کر اٹھتے ہیں اور زمین میں اپنی جڑوں سے ایسے راستے کھولتے ہیں جیسے ایک شہر کی سڑکیں۔ اس کے بعد چھوٹے کیڑے مکوڑے اور چیونٹیاں گھونسلوں کے لئے زمین کے اندر ایسی کھدائی کرتی ہیں جیسے ایک بڑے شہر میں ہو اس طرح ''مردہ زمین'' کے زندہ ہونے کا یہ عمل واقع ہوتا ہے۔

بارش کے زندگی دینے کا کیا راز ہے؟ بارش اس حیاتی سلسلے کو کس طرح جلا بخشتی ہے؟ آیتِ کریمہ کا یہ حصہ بارش اور پانی کے زندگی کے ساتھ رشتے کو ظاہر کرتا ہے۔

زندہ چیزوں کے بنیادی کیمیائی اجزاء ہائیڈروجن کا ایک پل سا ہوتا ہے جس سے ایک عضو کی زندگی قائم رہتی ہے جسے ہائیدروجن بندھن بھی کہتے ہیں یہ ہائیڈروجن اکثر تبدیل ہو کر نئے بندھن بناتا ہے اور اس طرح قوت کو بدلتا رہتا ہے۔ یہ ہائیڈروجن کے متبادل صرف پانی کے بہاؤ یا روانیت سے پیدا شدہ ہائیڈروجن سے ممکن ہو سکتا ہے اس لئے پانی زندگی کے لئے ناگزیر ہے۔

یہ کلیہ تمام زندہ چیزوں کے لئے صحیح ہے۔ ایک پانی سے عاری عضو، ایک سوکھے ہوئے ڈھانچے کے مانند ہے اگرچہ وہ DNA اور جینیاتی فارمولے کو محفوظ کئے ہوئے ہوتا ہے۔ یہ نہ تو مزید تخلقیق کر سکتا ہے نہ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے۔ جب پانی آتا ہے اور اسے اپنے H اور OH آئن سے ہائیڈروجن مہیا کرتا ہے تو حیاتیاتی فارمولہ اچانک کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ خوردبین سے دیکھے جانے والے جانداروں میں بطورِ خاص نظر آتا ہے۔ زیادہ ترقی یافتہ یا بڑے جاندار جانوروں یا پودوں میں یہ قوت واپس نہیں لائی جا سکتی اگرچہ پانی بھی پہنچ جائے۔ اس لئے کہ بافتوں (یکساں خلیوں کا ایسا گروہ جن کا فعل بھی یکساں ہو) کی تہیں پانی کے نہ ہونے سے تباہ ہو جاتی ہیں۔ ''مردہ زمین کا زندہ ہو جانا'' ان ہی عظیم حیاتیاتی قوانین کا بیان ہے اگر پچھلی تین صدیوں میں ہم قرآن کو صحیح طور پر سمجھتے تو لاتعداد سائنسی حقائق کی دریافت کی دوڑ میں ہم با آسانی سب سے آگے ہوتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم آیتِ کریمہ کے آخری حصہ پر آتے ہیں۔ ''اسی طرح تم بھی اٹھائے جاؤ گے''۔ ہمارا دوبارہ زندہ ہونا اللہ کے حکم کے مطابق ہمارے زندگی کے قوانین **Code** کی مثل ہے۔ جو زمین میں باقی رہتے ہیں۔ یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ جس طرح بارش ایک مردہ زمین سے نامیاتی کوڈ کو بروئے کار لاتی ہے اور فوراً زندگی نمو پاتی ہے اسی طرح اللہ کے اس حکم یا مرضی سے انسانی کوڈ بھی ایک کمپیوٹر کی رفتار سے دوبارہ زندہ ہو جائے گا کہ ''زندہ ہو جاؤ اٹھو''۔ جس طرح اللہ بارش کی معرفت زیرِ زمین زندگی کو نمو دیتا ہے۔ اسی طرح وہ جب چاہے گا ہمیں دوبارہ زندگی دے دے گا۔

حضرت آدمؑ کے وقت سے تقریباً دس ارب انسان دنیا میں رہ چکے ہیں ہر انسان کا کوڈ ایک مائیکرون (سائز میں ایک میٹر کا دس لاکھواں حصہ) کے برابر ہے۔ اگر ان تمام کو اکٹھا کیا جائے گا تو یہ ایک گلاس کو بھی نہ بھر سکیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے تولیدی کوڈ زمین میں بکھیر کر حکم دے ''بن جاؤ'' تو تمام انسان آنکھ جھپکتے ہی پیدا ہو جائیں گے۔

یہ ہیں تشبیہات جو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمائی ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو کھلا ذہن رکھتے ہیں اور تعلیم یافتہ ہیں دراصل یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ جس طرح میں نے بارش کے لئے ایک قطرے سے مردہ اور بے جان زمین کو زندگی عطا کی ہے۔ اسی طرح ہمارے لئے تمہارے حیاتیاتی تولیدی کوڈ کو دوبارہ نمو دینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآنی علوم پر سچے دل سے ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا گو! ناصر محمود غنیے

اراکین

قرآن سوسائٹی پاکستان

جلال پور جٹاں (ضلع گجرات پاکستان)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۶/۹۸) سورۃ الدھر مدنی ہے اس کی آیات (۳۱) رکوعات (۲) ہیں

اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے ☆

کیا انسان پر (لامتناہی) زمانے کا ایک وقت ایسا گزرا جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا ☆ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تا کہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض کے لئے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا ☆ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا (اب) خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا ☆ بیشک کفر کرنے والوں کے لئے ہم نے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے ☆ یقیناً نیک لوگ (جنت میں) مشروب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہو گی ☆ یہ ایک بہتا چشمہ ہوگا جس کے پانی کے ساتھ اللہ کے بندے مشروب پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بہ سہولت اس کی شاخیں نکالیں گے ☆ (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو دنیا میں نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی ☆ اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ☆ (اور ان سے کہتے ہیں) کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ ☆ بیشک ہمیں تو اپنے ربّ سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا ☆ پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا ☆ اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت میں ریشمی لباس عطا کرے گا ☆ وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ سردی کی شدت ☆ جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی، اور اس کے پھل ہر وقت (ان کے بس میں) ہونگے (کہ جس طرح چاہیں انہیں توڑ لیں) ☆ ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہونگے ☆ شیشے بھی وہ جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاندی کی قسم کے ہوں گے اوران کو منتظمین جنت نے ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا ☆ ان کو وہاں ایسے مشروب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی ☆ یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا جسے سلسبیل کہا جاتا ہے ☆ اور ان کی خدمت کیلئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں، جو بکھیر دیئے گئے ہیں ☆ اور وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا ☆ ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے، ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور ان کا ربّ ان کو نہایت پاکیزہ مشروب پلائے گا ☆ یہ ہے تمہاری جزا اور تمہاری محنت اور مشقت قابل قدر ٹھہری ہے ☆ (ع۱/۲۲)(۱تا۲۲)

یقیناً (اے نبیؐ) ہم نے ہی تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے ☆ لہٰذا تم اپنے ربّ کے حکم پر صبر کرو اور ان میں سے کسی بدعمل اور منکر حق کی بات نہ مانو ☆ اور اپنے ربّ کا نام صبح اور شام لیتے رہو ☆ رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو، اور رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرتے رہو ☆ یقیناً یہ لوگ تو جلدی حاصل ہونے والی چیز (دنیا) سے محبت رکھتے ہیں اور آگے جو بھاری دن آنے والا ہے اسے نظر انداز کر دیتے ہیں ☆ ہم نے ہی ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے ہیں اور ہم جب چاہیں ان کی شکلوں کو بدل کر رکھ دیں ☆ یقیناً یہ قرآن ایک نصیحت نامہ ہے اب جس کا جی چاہے اپنے ربّ کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے ☆ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ کی مشیت میں ہے یقیناً اللہ بڑا علیم و حکیم ہے ☆ اپنی رحمت میں جس کو چاہتا ہے داخل کرتا ہے، اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ☆ (ع۲/۹)(۲۳تا۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آئیے! جانیئے وہ سب کچھ

جو آ دنیا۔۔۔۔ اسلام کے بارے میں جاننا چاہتی ہے

آپ بھی جانیئں اپنے دین کو اسلام کو

اسلام کے لیے وہ سچی باتیں جو اللہ کی ہیں۔

اللہ کے کلام کی ہیں۔

سات منزلوں پر مشتمل

"تکمیل ترجمہ قرآن"

کورس گھر بیٹھے کریں

سات منزلیں (مکمل قرآن کریم لفظی اور رواں ترجمے کیساتھ)

اور مع سات سوال گھر میں حاصل کرنے کے لیے

-/550 روپے منی آرڈر کریں

خوبصورت دینی کتب مفت حاصل کرنے کے لیے -/30 روپے

کے ڈاک ٹکٹ کے ساتھ رابطہ کریں۔

ناشر: قرآن سوسائٹی پاکستان جلالپور جٹاں (گجرات)
0300-6268174

زرتعاون اشاعت ثانی -/12 روپے